



## سوال

(192) روزہ بھانے کے لیے فلم دیکھنا یا تاش کھیلنا؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ روزہ بھانے کے لیے رمضان المبارک میں تمام دن فلمیں اور ڈرامے دیکھتے ہیں یا تاش کھیلتے رہتے ہیں۔ اسلام میں اس کا کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ کوئی کام کرتے وقت یا کسی کام کے چھوڑتے وقت، ہر وقت اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا خوف نگاہ میں رکھے، اس میں روزہ دار یا غیر روزہ دار کی کوئی قید نہیں ہے۔ اور ان چیزوں کے قریب بھی نہ پھٹکے جو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دی ہیں، جیسے گندی فلمیں جو برہنہ یا نیم برہنہ تصویروں اور بیوہ گفتگو پر مشتمل ہوتی ہیں، ٹیلی ویژن کے پروگرام بھی عموماً ایسی ہی تصویروں، گانوں موسیقی اور گمراہ کن نظریات کے پروپیگنڈہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر مسلمان پر یہ چیز بھی فرض ہے کہ وہ تاش اور اس طرح کے دوسرے لہو لعب پر مشتمل کھیلوں سے کنارہ کش رہے، کیونکہ ان تمام چیزوں میں بیودگی اور ناپسندیدگی پائی جاتی ہے اور ان چیزوں سے دل سخت اور بیمار ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے پھر وہ اللہ کی شریعت اور اس کے احکام اور خصوصاً نماز باجماعت کی پرواہ نہیں کرتا، اور محرمات کا ارتکاب بھی بے دھڑک کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَوَاقِحَ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بَغْيًا عَلِيمًا وَيَسْتَحْبِبُ بُرْءًا أَوْلِيَاءِكَ لَمَّا عَذَابٌ مُّبِينٌ ۚ وَإِذَا نُتِلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَنُتِلَىٰ مَسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَن فِي أُذُنِهِ وَقْرًا بَهِرَّةً ۚ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ ... سورة لقمان

”اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ جب اس کے سلسلے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منی پھیر لیتا ہے گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں، گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں، آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔“

سورة الفرقان میں اللہ نے ”عباد الرحمن“ کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۚ ... سورة الفرقان

”اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔“



لفظ الرُّؤُوف کا اطلاق ہر ناپسند بات پر ہوتا ہے، اور **لَا يَشْفُونَ** کا معنی لایحضران ہے یعنی وہ جھوٹ کے قریب بھی نہیں پھٹکتے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ليكونن من امتي اقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف) (بخاری، الاشریہ، ماجاء فیمن یستحل الخمر۔۔، ح: 5590)

”میری امت میں بہت سے لوگ ایسے بھی ہوں گے جو بدکاری، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال کر لیں گے۔“

جر سے مراد حرام کاری ہے، کیونکہ حرام کاری کو کہتے ہیں اور معازف سے مراد موسیقی اور دیگر لہو و لعب کے آلات ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں تک پہنچانے والے وسائل کو بھی حرام قرار دیا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فلموں اور ٹیلی ویژن پر دکھائے جانے والے بیودہ پروگراموں کا شمار ایسے ہی وسائل میں ہوتا ہے۔ اس لیے ان سے احتراز کرنا چاہئے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ افکار اسلامی

رمضان المبارک اور روزہ، صفحہ: 457

محدث فتویٰ